تاثرات

"ثقافت" سے ماہنامہ "المعارف" تک اور وہاں سے اب اس خصوصی شمارے تک تیس برس ہونے کو آئے۔ ان تیس برسوں میں علم و فکر کے موّاج سمندر سے کتنی لہریں اٹھیں اور مٹ گئیں، کتنی موجیں ظاہر ہوئیں اور اپنے نقش چھوڑ گئیں۔ اس رسالے نے اپنے محدود دائرے میں اسلامی علم و عرفان کی درخشاں روایت کی پاسداری کی اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے راستوں کی نگہداری کو اپنا شیوۂ خاص قرار دیا۔ یہ امر اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اس وقت پوری دنیا ایک نئے منہاجِ علم کی تلاش میں ہے — ایک ایسا منہاج جو علوم و فنون کی بنیادی وحدت کے تار و پود سے وحدتِ نوعِ انسانی کا نیا خمیر اٹھا کر مختلف روحانی، ذہنی اور تاریخی مسائل کا وہ حل تجویز کرے جو معاشرتی سطح پر نتیجہ خیز اور تاریخی طور پر موثر ہو۔ کئی نظام فکر، بڑی بڑی تہذیبیں اور زندہ معاشروں کے علمی ادارے اس منہاجِ علم کی تلاش میں ہیں اور لذتِ جستجو سے آشنا اسی عظیم قافلے کا ایک راہرو "المعارف" بھی ہے۔

مشرق و مغرب کے مختلف حلقوں میں یہ بات بہ تکرار کہی جا رہی ہے کہ اسلامی تہذیب تاریخی احیا کے ایک
ں سے گذر رہی ہے اور اس صورت حال میں تصورات کی چھان پھٹک اور علوم و فنون کی ترتیب نو کا عمل ایک
ں شدت کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ ماضی کی باز دید اور مستقبل کی پیش بینی سے وہ مضطرب حال وجود میں آیا
ہے۔ جس میں ہم آج اپنی علمی اور عملی ذمہ داریوں کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان ذمہ داریوں کا شعور آج کی مسابقت
نا دنیا میں اپنی جگہ بنا لے، تمدنوں اور معاشروں میں اپنی حیثیت کے مطابق مقام حاصل کرنے اور انفرادی
اشرتی اور بین الاقوامی منظر میں فکری اور عملی موثرات پر گرفت مضبوط رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس
لے میں کسی بھی اسلامی معاشرے، تہذیب اسلامی کے کسی ٹکڑے پر اولین ذمہ داری کیا عائد ہوتی ہے ؟

یہ امر اپنی جگہ واضح اور مسلّم ہے کہ ہم جس تہذیب کا حصہ ہیں اس کی روایت علم و عمل زندہ اور نمو شناس
ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ ہے کہ پچھلی چند صدیوں میں تمدنوں کے ٹکراؤ، نظاموں کی ٹوٹ پھوٹ، نئے
سائل اور نئے موثرات نے ایک ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ جس میں ایک نئی تالیف (SYNTHESIS)
ں تلاش ضروری ہو گئی ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ خود شناسی ہے اور یہ خود شناسی دراصل اپنی تاریخ کی وسعت
ں پھیلے ہوئے تصورات اور ان کی بنیاد میں کارفرما حقائق کی ایک نئی شناخت سے عبارت ہے۔ اس پورے
ل میں تصورات کی ترتیب نو ہوتی ہے۔ اپنے تہذیبی ورثے کو عجائب گھر کی زینت بنانے کے بجائے اقوام
الم میں ایک نتیجہ خیز قوت کی حیثیت دینی ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس انسانی صورت حال کی بازیافت
رنی ہے جس میں علم و عمل، جمال و جلال، معاش و معاد ایک خوبصورت اور فطری توازن کے عالم میں تہذیب
ے نقطۂ عروج سے قریب تر ہو سکیں۔ تاریخ کی تیز تر ہوتی ہوئی حرکت اس عمل کو ممکن رہنے دیتی ہے یا
نہیں، یا ہماری اپنی کیفیت اس کا موقع فراہم کرتی ہے یا نہیں، یہ سب بعد کے مسائل ہیں۔ سب سے اہم بات
ہے کہ زندگی میں نصب العینی حرکت کی ضرورت کو تسلیم کیا جائے اور اپنے محدود دائرے میں اس نصب العین
سے پیدا ہونے والی ذمہ داری کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوا جائے۔

"المعارف" کے موضوعات کا دائرہ وسیع ہے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے تمام پہلو خصوصاً اس کے دائرے میں شامل ہیں۔ انشاء اللہ پوری کوشش رہے گی کہ یہ جریدہ مختلف موضوعات پر ایسے مضامین پیش کرتا رہے جو نہ صرف علم و تحقیق کے اعلیٰ معیاروں پر پورے اتریں بلکہ زندگی کے مسائل اور تاریخِ فکر کی نئی کروٹوں سے بھی ہم آہنگ ہوں۔

ہمارے محدود وسائل کے پیش نظر یہ شاید ایک بہت بڑا نصب العین ہو، لیکن نیت اور حصول مقصود کے درمیان اصل ربط توفیق ایزدی ہے۔

سراج منیر